65944 ـ مساجد کو قبریں بنانے کی ممانعت کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مسجد نبوی میں

سوال

حدیث میں ہے کہ:
" اللہ تعالی یہودیوں پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنا لیں ..... الخ "
مدینہ میں مسجد نبوی کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہونے کے بارہ میں کیا کہا جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس مسئلہ میں پہلے اور آج بھی کلام کی جاتی رہی ہے، مساجد میں قبریں بنانے یا مسجد میں قبروں کو مسجد میں داخل کرنے کو جائز کہنے والوں کا رد کیا گیا ہے، یہاں ہم اپنے بعض محقق علماء کرام کے فتاوی جات ذکر کرینگے، اس سوال میں جو اشکال پیش کیا گیا اس میں تفصیل ہے:

1 ـ شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" یہاں قبر پرست ایك شبہ کا شکار ہیں، وہ یہ کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارك مسجد نبوی میں ہے.

اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں دفن نہیں کیا تھا، بلکہ انہیں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حجرہ مبارك میں دفن کیا گیا، اور جب ولید بن عبد الملك نے پہلی صدی کے آخر میں مسجد نبوی کی توسیع کی تو حجرہ کو مسجد میں شامل کر کے ایك برا کام کیا، اور بعض اہل علم نے اسے منع بھی کیا لیکن اس کا اعتقاد تھا کہ توسیع کی بنا پر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں.

چنانچہ کسی بھی مسلمان شخص کو اس کا یہ عمل بطور حجت پیش کر کے قبروں پر مساجد تعمیر کرنا جائز نہیں، یا پھر اسے حجت بنا کر مساجد میں دفن کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ یہ صحیح احادیث کے مخالف ہے؛ اور اس لیے بھی کہ یہ قبر پرستی اور شرك کے وسائل میں شامل ہوتا ہے" انتہی

ديكھيں: مجموع فتاوى الشيخ ابن باز (5 / 388 ـ 389).

2 ـ شيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ تعالى سے درج ذيل سوال دريافت كيا گيا:

قبر والى مسجد ميں نماز ادا كرنے كا حكم كيا ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

" قبر والى مسجد كى دو قسميں ہيں:

پہلى: مسجد تعمير ہونے سے قبل ہى وہاں قبر ہو، اس طرح كہ قبر پر مسجد بنا دى جائے، ايسى مسجد كو ترك كرنا اور وہاں نماز ادا نہ كرنا واجب ہے، اور جس نے اسے تعمير كيا ہو اس كے ليے اسے منہدم كرنا ضرورى ہے، اگر وہ ايسا نہيں كرتا تو مسلمان حكمران كو چاہيے كہ وہ اس مسجد كو منہدم كر دے.

دوسرى قسم:

قبر بننے سے قبل وہاں مسجد ہو، وہ اس طرح كہ مسجد تعمير كرنے كے بعد وہاں ميت دفن كى جائے، تو وہاں سے يہ قبر اكھاڑنا اور ميت كو وہاں سے نكال كر عام قبرستان ميں لوگوں كے ساتھ دفن كرنا واجب ہے.

اور ايسى مسجد ميں ايك شرط كے ساتھ نماز ادا كرنا جائز ہے، وہ يہ كہ قبر نمازى كے آگے يعنى قبلہ رخ نہ ہو، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے قبروں كى جانب رخ كر كے نماز ادا كرنے سے منع فرمايا ہے.

اور رہا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى قبر كا مسئلہ جو مسجد ميں آچكى ہے، يہ معلوم ہونا چاہيے كہ مسجد نبوى صلى اللہ عليہ وسلم نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى وفات سے قبل تعمير كى گئى تھى اور يہ قبر پر نہيں بنائى گئى.

اور وليد بن عبد الملك كے دور ميں وليد نے مدينہ كے گورنر عمر بن عبد العزيز كو 88 ہجرى ميں مسجد نبوى گرا كر ازواج مطہرات كے حجرے بھى مسجد ميں شامل كرنے كا خط لكھا، چنانچہ عمر رحمہ اللہ تعالى نے بڑے بڑے لوگوں اور فقہاء كو جمع كر كے ان كے سامنے المومنين وليد بن عبد الملك كا خط پڑھا تو يہ خط انہيں بہت شاق لگا اور وہ كہنے لگے:

اسے اپنى حالت ميں ہى رہنے دينا زيادہ باعث عبرت ہے، اور بيان كيا جاتا ہے كہ سعيد بن مسيب رحمہ اللہ تعالى نے عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كا حجرہ مسجد ميں داخل كرنا پسند نہيں كيا، اور اس سے منع كيا تھا، گويا كہ انہيں يہ خدشہ تھا كہ قبر كو سجدہ گاہ نہ بنا ليا جائے، چنانچہ عمر بن عبد العزيز رحمہ اللہ نے يہ سب كچھ وليد بن عبد الملك كو لكھ بھيجا، ليكن وليد نے انہيں پھر يہى حكم ديا تو عمر بن عبدالعزيز كو اسے نافذ كرنے كے علاوہ كوئى اور چارہ نہ

تھا.

آپ دیکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر نہ تو مسجد میں بنائی گئی اور نہ ہی قبر پر مسجد بنائی گئی، چنانچہ مسجد میں قبر بنانے اور دفن کرنے والوں یا پھر قبروں پر مسجد بنانے والوں کے لیے اس میں کوئی دلیل اور حجت نہیں پائی جاتی.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ تعالی یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس وقت فرمایا تھا جبکہ آپ موت کی کشمکش میں تھے، اور اپنی امت کو ان لوگوں کے عمل اور فعل سے ڈرانے اور بچنے کے لیے فرمایا.

اور جب ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حبشہ میں دیکھے ہوئے ایك كنیسہ کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے کیا جس میں تصاویر اور مجسمے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہ وہ لوگ ہیں جب ان میں کوئی نیك اور صالح شخص فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے، اللہ تعالی کے ہاں سب سے بری مخلوق یہی ہیں "

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سب سے برے وہ لوگ ہیں جن پر قیامت قائم ہو گی اور وہ زندہ ہونگے، اور وہ لوگ جنہوں نے قبروں کو مسجدیں بنا لیا "

اسے امام احمد نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

اور مومن اس پر راضی نہیں ہوتا کہ وہ یہود و نصاری کے طریقہ پر چلے اور نہ ہی وہ اس پر راضی ہے کہ وہ سب سے بری اور شریر ترین مخلوق میں شامل ہو.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (12) سوال نمبر (292).

واللہ اعلم .